اعادۂ شباب و درازیٔ عمر

MODERN METHODS OF REJUVINATION

REGENERATION AND PROLONGATION OF LIFE

ڈاکٹر محمد اشرف الحق ایم بی سی ایچ بی (ایڈنبرا)

ایل ایس آر (برلین)

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

۱۳۴۱؁

اعادۂ شباب و درازیٔ عمر

کے متعلق

میرے سفیر یورپ کے تجربات

ماہنامہ

راہنمائے عملیات

لاہور

ڈاکٹر محمد اشرف

ایم بی بی ایچ بی (اڈنبرا) ایم ڈبلیو ایل ایس آر (برلن)

سینئر میڈیکل آفیسر افواج باقاعدہ سرکار عالی تعلقہ گولکنڈہ حیدرآباد دکن

مطبوعہ عظم اسٹیم پریس چارمینار حیدرآباد دکن

اعادۂ شباب و درازئ عمر

[illegible] انسانی عمر کو دراز کرنے کا تخیل [illegible] ایک پرانا خیال ہے [illegible] سے انسان کو [illegible] دنیا [illegible] سب سے زیادہ جس مسئلے سے دلچسپی رہی ہے وہ یہی مسئلہ ہے کہ جوانی کو بڑھاپے میں تبدیل ہونے سے کس طرح روکا جائے؟ بڑھاپے کو جوانی سے کیونکر بدل دیا جائے؟ اور انسان کو دنیا کی زندگی کا لطف زیادہ سے زیادہ وقت تک اٹھانے اور دنیا میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے قابل کیسے بنایا جائے؟ دنیا کے علمی لٹریچر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانے کے طبیبوں نے اس

ضرور رکھتا ہے اور اگر صحیح اصول پر کوشش کی جائے تو ہر خیال کو عمل کی دنیا
میں لانا ممکن ہے چنانچہ انہوں نے اسی اعادہ شباب اور درازی عمر کے تخیل کو
جسے عمل میں لانے کی کوششوں سے مشرقی محققین تھک چکے تھے، زندہ کیا اور
سالہا سال کی مسلسل اور ان تھک تحقیقات کے بعد اس میں یہاں تک کامیابی
حاصل کر لی کہ اب گئی ہوئی جوانی کا واپس آ جانا ڈھلتے ہوئے بڑھاپے کا رک جانا
اور انسانی عمر کا طویل ہو جانا کوئی نادر اور حیرت انگیز واقعہ نہیں رہا ہے بلکہ
روزمرہ کے واقعات [illegible] لاکھوں نہیں تو کم از کم ہزاروں
مثالیں [illegible] تو کم و بیش بیس
[illegible] سامنے آ چکی
بار [illegible] کتابیں
لکھی جا چکی ہیں [illegible] علاج دریافت ہو چکے ہیں [illegible]
دوائیں معلوم کی جا چکی ہیں حیوانات سے گزر کر ہزارہا انسانوں پر ان کے
تجربے ہو چکے ہیں اور اعادہ شباب کا فن صرف خاص خاص محققین کے
معملوں ہی تک محدود نہیں رہا بلکہ بعض مقامات پر اس کی تعلیم کا سلسلہ
بھی جاری ہو چکا ہے۔

اس فن سے میری دلچسپی اس وقت سے شروع ہو گئی تھی جب یورپ کے

رسالوں اور اخباروں میں ڈاکٹر فاروونوف اور اسٹنائخ اور جاورونکی

کے کامیاب تجربات کی اطلاعیں آنے لگیں۔ میں چاؤ سے ان مضامین اور

کتابوں کو پڑھتا رہتا تھا جو اس سلسلے میں شائع ہوتی تھیں۔ لیکن اس کی

طرف میری عملی توجہ اس وقت منعطف ہوئی جب لاہور کے مشہور تاجر مسٹر گرم چند

اور لیڈی گرم چند نے ڈاکٹر فاروونوف سے بندر کے غدود کی تقلیم کا عمل

کرایا۔ اس واقعہ سے میرا ذہن اس حقیقت کی طرف منتقل ہوا کہ اعادہ شباب

اور درازیٔ عمر کی ضرورت ہر ملک کے باشندوں کو ہے اور ہندوستان

کے باشندے [illegible] ملک کی [illegible] زیادہ [illegible]

سے [illegible] اور

آدمی عمل کے قابل رہتا ہے۔ وہ عمر جس میں دوسرے ملکوں کے تجربات، خیالات کی

اور پختگی عقل و رائے سے زیادہ بہتر کام کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ بڑھاپے

کی کمزوری کی نذر ہو جاتی ہے۔ اور جس عمر کے لوگ دوسرے ملکوں میں اچھا

خاصا کام کاج کر لیتے ہیں۔ یہاں اس عمر والے قبر میں پاؤں لٹکائے نظر

آتے ہیں۔ یہاں تو صرف بڈھے ہی نہیں بلکہ ادھیڑ اور جوان آدمی بھی ایسے

مستحق ہیں کہ ان میں حقیقی جوانی کی روح پھونکی جائے اور انھیں زیادہ سے
زیادہ کام کرنے کے قابل بنا دیا جائے۔ اس خیال نے مجھ کو عمل پر آمادہ
کیا اور میں نے وہ تمام لٹریچر فراہم کیا جو اس موضوع کے متعلق شائع ہو چکا تھا
اور پھر بندر، لنگور، خرگوش، چوہے، گیدڑ، چیتے، بکرے، بیل، گدھے
وغیرہ جانور جمع کر کے ان پر متعدد تجربات کیے جن کے نتائج بہت کامیاب
رہے۔ اور مجھے ان سے وہ معلومات حاصل ہوئیں جو صرف عمل سے حاصل
ہوتی ہیں اور [illegible] نہیں ہوتا۔ اس کے بعد میں نے
ضروری [illegible] تمام [illegible] کا مطالعہ کروں جو
[illegible] دریافت کیے
[illegible] فائدوں سے کر
ان کے حسن و قبح کو معلوم کریں اور ان کے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں

۱؎ اس فن پر جرمن، فرنچ اور انگریزی زبانوں میں بکثرت کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں چند
مشہور کتابوں کے نام درج ہیں گو کہ میں نے طوالت کے خوف سے تمام کتابوں کی فہرست
دینا مناسب نہیں سمجھا۔

آپریشنوں کے نتائج ظاہر ہونے کے لیے کس حد تک انتظار ضروری ہے

۔ اپنے فن کا احترام مجھے اس کی اجازت دیتا ہے اور نہ میری سرکاری
حیثیت اس کو روا رکھتی ہے کہ میں اشتہار بازی کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ
کروں اور اگر میں ایسا کروں بھی تو ایسے ملک میں مجھے توجہات عامہ کا مرکز
بننے کی کیا امید ہو سکتی ہے جہاں اعادۂ شباب کا مفہوم عیاشی کی زیادہ سے
زیادہ قوت پیدا کرنے اور شہوانی خواہشات کو پورا کرنے کی جبلت میں کچھ
اضافہ کر لینے [illegible] ہے جہاں ابھی تک لوگوں کو طلائے
[illegible] اسرار مردمی کے
[illegible] دونوں کا علاج
[illegible] واقفیت کے لیے
شائع کر دوں تاکہ جو لوگ اس فن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں انہیں رائے
قائم کرنے میں آسانی ہو۔ اس لیے میں مختصر طور پر اپنے تجربات و مشاہدات
کو بیان کیے دیتا ہوں۔ جو لوگ اس سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں یا
کسی خاص نکتہ کی تشریح کے طالب ہوں وہ مجھ سے مل کر یا خط و کتابت کے
ذریعہ دریافت کر سکتے ہیں۔

پیرس

میں سب سے پہلے ہندوستان سے پیرس پہنچا کیونکہ سب سے زیادہ
ڈاکٹر فارونوف سے ملنے کا شوق تھا۔ چنانچہ وہاں میں نے نہ صرف ان کے
طریقے کا مطالعہ کیا بلکہ دوسرے طریقوں کے متعلق بھی کافی تحقیقات کی۔
ذیل میں ان سب طریقوں کا ذکر ترتیب وار بیان کیا جائے گا۔

پیرس میں دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی سرج فارونوف (Serge Voronoff) اور چھوٹے جارجز فارونوف (Georges Voronoff)

سرج فارونوف نشتر کی مہارت رکھتے ہیں۔ تجربات کرنا،
کتابیں لکھنا اور نظری تحقیقات کرنا ان کا کام ہے۔ اور جارجز فارونوف
عملیہ کے ماہر ہیں اور چاہنے والوں پر وہی آپریشن کرتے ہیں۔ اگست کے مہینے میں
پیرس کے خوشحال لوگ شہر سے باہر دیہاتی زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے
چلے جایا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سرج فارونوف بھی تجربے کرنے جنوب فرانس

گئے ہوئے تھے۔ اس لئے ان سے میں نہ مل سکا۔ البتہ جیرجی جارڈوف موجود
تھے اور انہی سے میری ملاقات ہوئی۔ ادھیڑ آدمی ہیں۔ چرب زبان اور لسان
ہیں۔ ان کی خوش اخلاقی سے میں ضرور متاثر ہوا مگر وہ اپنے فن اور طریقہ
کی خوبیاں، کامیابیاں اور آئندہ ترقی کی امیدیں جس انداز سے ظاہر کرتے
ہیں اس میں میں نے عالمانہ رنگ کم اور سوداگرانہ رنگ زیادہ محسوس کیا۔ ان سے
مفصل گفتگو ہوئی جس میں انہوں نے وہ تمام اعتراضات بیان کئے جو ڈاکٹر سرج فارونوف
کی [illegible] پر [illegible] کئے گئے تھے اور انہوں نے ان کے
[illegible] جوابات دئے [illegible] ان [illegible] سے البتہ امریکہ میں
ان کی بہت قدر ہے [illegible] ان کی تحقیقات [illegible] انہوں نے [illegible]
[illegible] ہندوستان میں دیا جاتا ہے [illegible] ڈال رہے ہیں۔

فارونوف کے طریق علاج کو سمجھنے کے لئے یہ معلوم کرنا ضروری
ہے کہ انسان کے جسم میں بعض غدود ایسے ہیں جو خاص نالیوں کے ذریعہ
اپنی رطوبت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں اور بعض میں نالیاں
نہیں ہیں بلکہ رطوبت جذب ہو کر خون میں بلاواسطہ اپنا مادہ پہنچاتی رہتی
ہے۔ یہ غدود خاص خاص اہم کام دیتے ہیں۔ ان کا کافی نشوونما ہونا

ان کی رطوبت کی کمی کچھ سے کچھ تغیرات پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً ایک غدہ (Thyroid) اگر قدرتاً مختصر ہو تو اس سے ایک خاص قسم کا پاگل پن ظہور پذیر ہوتا ہے، یا ایک (Thymus) کے معدوم ہونے سے تشنج اور قریبی موت، یا ایک (Suprarenal) کی علیحدگی سے دفعتاً یقینی موت۔ غرض جسمانی طاقت، قد کا بڑھنا، موٹاپا، ذاتی چستی، شباب وغیرہ کا انحصار ان ہی غدود میں سے بعض کی سلامتی پر ہے۔ اور ان میں باہم ایک طرح کا اتحاد عمل ہے۔ ان غدود کو طاقت بڑھانے [illegible] کے لیے استعمال کرنے کا خیال [illegible] دریافت کا [illegible] کو حاصل [illegible] (Brown Sequard) [illegible] (Puchl) [illegible] پچکاریوں سے شباب پر بہت کچھ اثر پڑتا ہے۔ فارونوف سے ڈیڑھ سو برس پہلے تناسلی غدود کو منتقل کرنے کا تجربہ ہنٹر (Hunter) نے [illegible] پر کیا تھا اور اس کے بعد بہت سے محققین نے اس سلسلہ میں تجربات کیے جن کی لمبی چوڑی فہرست پیش کی جا سکتی ہے۔ البتہ فارونوف کو جس چیز کی دریافت کا فخر حاصل ہے وہ یہ ہے کہ بندر کے تناسلی غدود کی قلم سے

انسان کا شباب عود کر آتا ہے۔ اس نے معمر زنانوں کو دیکھا اور جو نقص
ان کے اندر نظر آئے انہیں ان تناسلی غدود کی کمی کی طرف منسوب کیا جو ان
میں نہیں ہوتے۔ پھر اس نے ان زنانوں کو جو بلوغ سے قبل خصی کر دیے
جاتے ہیں، ایسے زنانوں سے مقابلہ کر کے دیکھا جو بلوغ کے بعد عمداً یا
با ناگہانی آفات کی وجہ سے خصی ہوئے اور اس نے پہلے گروہ کو ثانوی
خواص مثلاً داڑھی مونچھوں کے بال، آواز کا تفاوت، کاسۂ سر کی ساخت
کے لحاظ سے دوسرے [illegible] پایا۔ گروہ دوسرے گروہ میں
مردانگی [illegible] وری اور تمام قوی
کی کمی نمایاں [illegible] ان تمام
کی ذمہ داری تناسلی غدود کے نقص ان پر رکھے اور ان غدود کو تقویت پہنچائی
جائے تو انسان کی نہ صرف مردانہ قوتوں کو بلکہ تمام جسمانی قویٰ کو طاقتور
بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کئی سال تک جانوروں پر [illegible] کے
تجربات کئے اور ثابت کیا کہ اس عمل سے نہ صرف ان کی قوتیں بڑھ جاتی
ہیں بلکہ ان کا بڑھاپا جوانی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ان کی عمریں بڑھ
[illegible]

یعنی کہ انسان کے تناسلی غدود انسان کے لیے استعمال نہیں کیے جا سکتے تھے۔ اس لیے اس نے بندروں کا انتخاب کیا جن کا خون بنیادی لحاظ سے انسان کے خون سے ملتا جلتا ہے اور ان کے تناسلی غدود کی قلمیں انسانوں کے تناسلی غدود میں لگائیں۔ چنانچہ اس کا اثر انسان پر بھی قریب قریب وہی ہوا جو جانوروں پر ہوا تھا۔ یہ عمل صرف مردوں ہی پر نہیں بلکہ عورتوں پر بھی کیا جاتا ہے اور بندریا کے غدود کی قلمیں ان پر وہی اثر دکھاتی ہے جو بندر کے غدود کی قلمیں دکھاتی ہے۔

ڈاکٹر [illegible] کی دو کتابوں میں تفصیل [illegible] کی ہے جن سے [illegible] کے متعلق معلوم کر سکتے ہیں۔

۱ (Rejuvination by Grafting

۲ the Study of old age and mymethod of Rejuvination)

ان کے علاوہ ذیل کی کتاب کا مطالعہ آپریشن کی تفصیلات معلوم کرنے کے لیے مفید ہوگا

ہے۔ آپریشن کے بعد بندر بیکار نہیں ہوتا بلکہ اسے پیچھے والے
سرکس والوں کے ہاتھ فروخت کیا جا سکتا ہے کیونکہ قوائے شہوانی کے
معطل ہونے سے وہ زیادہ غریب ہو جاتا ہے اور اس میں احکام قبول
کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کے لنگوروں کے متعلق
میرا خیال ہے کہ اس کے تناسلی غدود کی تقلیم بھی انسان کے لئے مفید ہو سکتی
ہے۔ مگر میں اس کے [illegible] صاحب اس کی تقلیم
کرانا چاہیں [illegible] نہیں [illegible] ان کا آپریشن
کروں گا اور ان [illegible] کا۔ بیج
حقیقت کوئی [illegible] کی ضرورت
ہو۔ تاہم ان کے مزید اطمینان کے لئے میں ایسا کر سکتا ہوں کہ خصیتین
پر آپریشن کرنے کے بجائے گردوں کے قریب کروں۔ اس صورت میں
نقصان کے اندیشہ کی بھی گنجائش نہیں رہتی۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہو گیا
تو اس صورت میں ہندوستان کے لوگوں کو ہیمبرگ سے بندر
منگانے کے مصارف برداشت کرنے کی ضرورت رہے گی۔

ڈاکٹر جاوورسکی

پیرس میں اس فن کا دوسرا ماہر جاوورسکی (Jaworsky) ہے

متوسط درجے کا آدمی ہے۔ فارونوف جیسا امیر نہیں ہے۔ مگر اسے اپنے

کمال کا دعویٰ فارونوف سے بھی زیادہ ہے اور اس کے اس سوداگری

کا رنگ بھی فارونوف سے تیز ہوا ہے۔ میں اس کے ہاں اپنے دوست

ڈاکٹر رولے (Rowley) [illegible] جاوورسکی سے واقف تھا۔ مگر

اس کے دو [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible]

نے [illegible] کا عملی

تجربہ کر کے دکھایا۔ یہ طریق علاج ایسا ہے جس کو میں کتاب پڑھ کر بھی

نہیں کر سکتا تھا۔ اس طریقہ کا اصطلاحی نام نقل دم (Serrum

therapy) ہے یعنی بوڑھے آدمی کے جسم میں جوان آدمی کا خون داخل

کرنا۔ خون داخل کرنے کے معنی سیر دو سیر خون اندر دینے کے نہیں ہیں بلکہ

چند قطرے خون کافی ہوتا ہے۔ بظاہر ایک بچوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے

مگر [illegible]

جب چاہیں لیں اور جب چاہیں چھوڑ دیں۔ پچکاری صرف (Vein)
میں جاتی ہے اس لئے کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے اور نہ ایک لمحہ کے لئے
بھی صاحب فراش ہونے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کا اثر آہستہ آہستہ
ہوتا ہے مگر اس کا احساس پہلی پچکاری ہی سے مریض کو محسوس ہونے
لگتا ہے۔ پچکاری دینے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں خون نس کے
اندر ہی جم جائے اس لئے جادو رنگی اس میں ایک دوا ملاتا ہے جس سے
خون جمتا ہی نہیں۔ یہ دوا [illegible] ہے اگر میں بتائی اسکے
شفا پانے [illegible] خون کا
کے بعد ہر روز [illegible] بھی
اس نسخے پر اسے شاید بڑی ہے اور بیماری کو ختم کرتا ہے۔ یہ طریق علاج
ایسے ضعیف العمر لوگوں کے لئے مفید ہے جو آپریشن کی تکلیف برداشت
نہیں کر سکتے۔ اس سے کم خوابی، دماغی کمزوری، نسیان، ضعف بصر
خرابی خون، قلت اشتہا اور ضعف باہ کی شکایات دور ہوتی ہیں۔ اور
عورت مرد دونوں کے لئے اس کا فائدہ یکساں ہے۔ جادو رنگی کا دعویٰ
ہے کہ [illegible]

ایک مرتبہ کے علاج کا اثر تین چار سال تک رہ سکتا ہے۔ اس کے بعد
تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے مصارف بہت تھوڑے
ہیں، اس لئے تیسرے چوتھے سال تجدید میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔
جادوگری کا ذکر ختم ہونے سے پہلے یہ بھی بیان کر دینا ضروری
ہے کہ اب سے چند سال قبل "ہلال" میں ایک مضمون اعادہ شباب
پر شائع ہوا تھا جس میں [illegible] کا بھی ذکر تھا۔ میں نے
پیرس میں اس [illegible] کرنے کے لیے بڑی دوڑ دھوپ
[illegible] آخر تحقیق کیا
[illegible] کیا جا سکتا ہے
[illegible] کے متعلق جو حالات
شائع ہوتی ہیں ان کا کیا حال ہوتا ہے۔

پروفیسر ورمایوگی

یہ ایک ہندوستانی بزرگ ہیں، اصل وطن لاہور ہے۔ ادب
[illegible]

میرے پیر شیو رت لال صاحب کے مدتوں ہم صحبت رہے ہیں۔ اس وجہ
سے مجھکو ان سے اور ان کو مجھ سے بہت انس ہو گیا اور انھوں نے بہت
توجہ کے ساتھ مجھے اپنا طریقہ سمجھایا، دینی کتابیں دیں۔ اور اپنے ہسپتال
میں اپنے علاج کا مشاہدہ کرنے کا موقع دیا۔ ان عنایات کے لئے میں ان کا
بہت شکر گذار ہوں۔

ان کا طریقہ جس کو وہ (Pranathrapy) کہتے ہیں ایک
عجیب و غریب علاج ہے [illegible] کیا جا سکتی
خود ان کو [illegible] کے ساتھ
[illegible] ہیں
ہیں [illegible] ہوتا ہے [illegible] کے خاص
ہر مرض کے لوگ جو دوسرے ڈاکٹروں کے علاجوں سے مایوس
ہو چکے ہیں ان کے ہاں آتے ہیں اور ان کے علاج سے ۹۰ فیصدی
صحت یاب ہو کر جاتے ہیں۔ اس طریق علاج میں صرف ہاتھ کا کام ہے
جو مختلف امراض میں مختلف اعضا پر خاص خاص دواؤں کے ساتھ
کیا جاتا ہے [illegible]

وہ ہر مرض حتیٰ کہ دق اور سرطان تک کا علاج کرتے ہیں اور دوسری قسم

کے بیرونی علاج اور ورزشیں بھی ہوتی ہیں ان کو میں نے خود دیکھا۔ مخصوصیت

کے ساتھ سست اور بیکار پٹھوں اور ڈھیلے اعصاب کے لئے جن پر فالج واقعہ

کا اثر رہ گیا ہو مفید ہے۔ اس کے ساتھ ہی ضعیف العمر لوگوں کے جسم میں تنگی

اعضا میں چستی اور ایک مستک جوانی بھی پیدا کیا جا سکتی ہے۔ خود ڈاکٹر ویاپا

کو میں نے دیکھا کہ ان کی عمر پچاس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتے مگر ان کی

عمر ۶۰ سال سے کم نہیں ہے۔ میں نے ان کے اس طریقہ کو خود ان سے سیکھا

ہے۔ ان کا ... میں صرف تین

کتابیں ہیں جن کے نام یہ ہیں:

۱ (Physical culture after the method of the yogis of India.

۲ the key of health,

۳ the Education of our Energy.)

ان میں اعصابی لہروں کے روحانی ترنج کا خلل دور کرنے اور سائنس

عمل اور اعصابی قوت کے طریقے درج ہیں۔

ڈاکٹر ناپ

الہلال مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء میں تجدید شباب کے موضوع پر ایک مضمون تھا جس میں لکھا تھا کہ "ڈاکٹر کن آب" فرانس کا ایک مشہور ڈاکٹر اور عالم ہے۔ اس جیسی وسیع معلومات رکھنے والے آدمی دنیا میں بہت کم ہیں۔ ۸۰ علوم و فنون اور صناعتوں کا ماہر ہے چنانچہ سائنس داں، فلسفی، کیمیا داں، موجد، موسیقی داں، شاعر [illegible] سب کچھ ہے [illegible] کے علاوہ وہ نہایت عظیم جسمانی قوت بھی رکھتا ہے [illegible] عجیب ڈاکٹر [illegible] اور اس کے تمام [illegible] ڈاکٹروں کے بارے میں سخت سوء ظن رکھتا ہے۔ اس کے خیال میں وہ دغاباز ہیں۔ جوانی واپس لانے کا جو طریقہ انھوں نے ایجاد کیا ہے غلط ہے" اور ٹیپ کا بند یہ تھا کہ "میں نے ایک ایسا کیمیاوی مرکب دریافت کر لیا ہے جو ان جراثیم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے لیکن اس مرکب کو ابھی میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔"

میں نے اس ڈاکٹر کن آپ کا نام کبھی نہ سنا تھا۔ مجھے
شوق پیدا ہوا کہ اس کا پتہ چلاؤں۔ چنانچہ بہت ڈھونڈا پھرا۔
آخر معلوم ہوا کہ یہ کن آپ صاحب دراصل ڈاکٹر ناپ (Knapp)
ہیں۔ اور ان کی جو تعریف لکھی گئی ہے سب غلط ہے ایک چھٹا ہوا
آدمی ہے جس کو فن طب سے کوئی واقفیت نہیں ہے اور محض اشتہار
بازی کر کے روپیہ کمانے کی تدبیر کرتا ہے۔ اس نے ایک طریق علاج
کا اشتہار دیا ہے [illegible] میں لکھا ہے میں نے اسکو
معلوم [illegible]

[illegible]

پروفیسر ڈلیٹ (Delltet) پیرس کی یونیورسٹی میں فن طب
کا پروفیسر ہے۔ اپنے فن کا ماہر کامل ہے اور بڑی عزت رکھتا ہے
اس کا نظریہ ہے کہ سن رسیدگی کی حالت میں انسان کے خون
میں چند نمک کم ہو جاتے ہیں۔ ان نمکوں کو دواؤں کے ذریعہ جسم
میں پہنچانے سے جوانی عود کر آتی ہے اس کے لئے اس نے ایک

خاص نسخہ مرتب کیا ہے جو اس نے راز میں نہیں رکھا ہے مگر اس کی دوائیں
بہت نایاب ہیں تاہم میں یہ دوائیں ساتھ لایا ہوں۔ یورپ
اور ہندوستان میں کئی آدمیوں پر خود میں نے ان کو استعمال کیا اور بہت
مفید پایا۔ ایک ضعیف آدمی چار میل سے ڈولی میں بیٹھ کر میرے پاس آتا تھا
یہ نسخہ استعمال کرنے کے ایک ہفتہ بعد وہ پیدل چل کر میرے پاس آیا۔
اسی طرح اور بہت سے آدمیوں کو فائدہ ہوا ہے۔ پیرس میں ڈاکٹر بہت وکی
نے بھی یہ دوا استعمال کی تھی اور استعمال کرنے کے بعد اسے مفید پایا۔ صرف
کھانے کی دوا [illegible] ہے

اس دوا کا اصل مقصد [illegible] ہے بلکہ
عام جسمانی صحت اور تندرستی بڑھانا ہے۔ اس کے اثر سے کل جسم
میں قوت پیدا ہوگی اسی طرح قوت باہ میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس دوا کا اثر
عموماً ایک ہفتہ کے بعد محسوس ہوتا ہے۔ مگر ایسا بھی ہوا ہے کہ پہلی ہی خوراک
سے مریض کو اثر محسوس ہونے لگا۔

علاج حسن

علاج حسن [illegible] (Beauty treatment)

جو ٹرک پیدا کرنا اور اعضا کی ظاہری خرابیوں کو دور کرنا ہے۔ مثلاً آنکھ ناک
کان کی بدنمائی، چہرے کی جھریاں، بالوں کی کمی یا بالکل فقدان، چہرے
کے داغ دھبوں اور مہاسوں، چھاتیوں کے ڈھیلے پن اور گوشت کے
ڈھیلے پن کو دور کرنا اور جسم کو جوانوں کی طرح کر دینا۔ اس علاج میں
مالش بھی ہے۔ مخصوص شعاعیں بھی استعمال کی جاتی ہیں اور حسب ضرورت
آپریشن بھی کیا جاتا ہے جو بے ضرر ہوتا ہے۔ یورپ میں آجکل اس کا
بڑا چرچا ہے۔ [illegible] (Madame Noel) [illegible] برلن کے
پروفیسر (Waldemar) [illegible] اور ویانا کے (Joseph) [illegible]
اس فن کے [illegible] ہے کا ماہر
شباب [illegible]
اس کے ضروری آلات وغیرہ ساتھ لایا ہوں۔

ویانا

پیرس کے بعد میں آسٹریا کے دارالسلطنت ویانا (Veinna)
مجھے [illegible] (Wien) [illegible]

اور طب کا بہت بڑا مرکز ہے۔ یہاں اعادۂ شباب کے ماہرین

حسب ذیل اشخاص ہیں:۔

آسوالڈ شوارز ۔۔	(Dr oswald Schwerz)	۱
ایڈون ہارنر ۔۔	(Dr Edwin Horner)	۲
کارل ڈوپلر ۔۔	(Dr Karl Doppler)	۳
تھیوڈور باور ۔۔	(Dr Theodor Bauer)	۴
لکاٹوس ۔۔	(Dr Lakatose)	۵
اسٹائناخ ۔۔	(Prof Steinach)	۶

(۱) یہ اطبا [illegible]

کو [illegible] ہیں۔ میرے ساتھ ملاقات ہونے کے لئے [illegible]

ذرا اس لئے میں نے تنہا ان لوگوں کی فیس دے کر ان کے لیکچر سنے

اور انھوں نے مجھے ایسی ایسی باتیں بتائیں جو کسی کتاب یا رسالے

مجھے نہیں ملی تھیں۔ ان کے لیکچر اس فن پر میری علمی واقفیت کے لئے

نہایت مفید ثابت ہوئے۔ درس ختم ہونے کے بعد انھوں نے مجھے

سند [illegible] کی

(۲) یہ ڈاکٹر اشٹناخ کا آپریشن کرتے ہیں۔ میرے قیام ویانا کے زمانہ میں انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر بھی ان سے آپریشن کرانے کے لئے آئے تھے۔ اور میرے جانے سے پہلے سنا ہے کہ حیدر آباد کے ایک صاحب بھی ان سے آپریشن کرا چکے تھے۔ یہ ایک لاجواب آپریشن ہے جس کے فوائد کا اعتراف فن طب کا ہر واقف کار کرتا ہے۔ اس کی مختصر تشریح ڈاکٹر اشٹناخ کے ذکر میں کروں گا۔ آپریشن کے طریقہ میں کوئی پیچیدگی [illegible] نہیں ہے [illegible] عمل کرنے کے لئے مجھے ان [illegible] ضرورت [illegible] مجھے ملنے دریافت کرنے [illegible] مجھے وہ نکات اپنی طرح [illegible] عنایت مجھے اپنی [illegible] دی۔ میں کئی لوگوں پر یہ آپریشن کر چکا ہوں اور اسے نہایت مفید پایا ہے۔

(۳) ان سے زیادہ یورپ میں میرا کوئی عنایت فرما نہیں ہے۔ مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے ہیں اور مشکلات فن میں مشورہ اور امداد دیتے [illegible]

یہ ہے کہ میں ان کی تقریر کو ہر وقت پیش نظر رکھتا ہوں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ جس عضو کو وہ طاقت پہنچانا چاہتے ہیں اس کے مشارکی اعصاب (Sympathetic nerves) کو مس کر دیتے ہیں جس سے خون کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور شریانیں پھیل جاتی ہیں۔ اور اس کا اثر تمام جسم کی قوت پر پڑتا ہے چونکہ جسم کے ایک حصہ کے مشارکی اعصاب دوسرے حصوں کے اعصاب سے بے تعلق نہیں ہوتے بلکہ تمام جسم میں ان کا ایک ہی نظام ہے اس لیے ایک حصہ کے اعصاب پر اپریشن کرنے سے دوسرے تمام حصوں پر اس کا اثر پڑتا ہے [illegible] اپریشن سے مسوڑھوں کی [illegible] (Gangrene) [illegible] بیماریوں کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اعادہ شباب کے متعلق ان کا نظریہ ایک بلند ہے کہ وہ اس کو "اعادہ شباب" (Rejuvination) نہیں بلکہ "بازتولید" (Regeneration) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر شوارز اپنے لیکچروں میں سب سے زیادہ غدود کی تعریف کرتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے کہ "یہ ایک عجیب انکشاف ہے جس کا اثر انسانی جسم پر [illegible]

میرے اطلاع دینے پر از راہ مہربانی خود تشریف لائے۔ بہت عنایت

توجہ سے ملے۔ جن مسائل کی مجھے تحقیق کرنی تھی ان کو اچھی طرح سمجھایا

اور بار بار کہتے رہے کہ کچھ اور پوچھنا ہے تو پوچھو۔ اپنی ایک کتاب مجھے

ہدیۃً دی جس کا نام یہ ہے۔

(Biological method against the process of old age.)

پروفیسر اشتائناخ صاحب [illegible] کے ماہر ہیں۔ جانوروں پر تجربات

کر کے انھوں نے [illegible] یہ

انڈے کی زردی اور سفیدی کے [illegible] اور [illegible]

کرنے کی قوت [illegible] ہے اور دوسرا مادہ وہ قوت [illegible] پیدا کرتا ہے

یہ دونوں مادے دونوں خصیوں میں ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ایک

خصیے کے اولاد پیدا کرنے والے مادے کو خارج ہونے سے روک دیا

جائے تو اس سے اولاد کی پیدائش تو بند نہیں ہوتی کیونکہ یہ فریضہ

دوسرے خصیے کا مادہ ادا کرتا رہیگا۔ البتہ فائدہ یہ ہوگا کہ جس خصیے کے

[illegible]

اور رفتہ رفتہ ترقی کرجائے گا اور اس سے عمر کی قوت بڑھے گی عمر میں اضافہ ہوگا۔ اور بڑھاپا جوانی سے بدل جائے گا۔ ان کے کل بیان سے خرگوش اور چوہے ایسے موجود ہیں جن کی عمر اپنے ابنائے نوع کی اوسط عمر سے دس گنی ہو چکی ہے اور وہ ابتک زندہ ہیں اور اچھی حالت میں ہیں۔

پروفیسر اشتانا خ نے ایک اور آپریشن بھی حال ہی میں ایجاد کیا ہے جس کو وہ (Albuginestomy) کہتے ہیں۔ اس آپریشن کی تفصیلی معلومات ... اور ... کے (Phihadelphia) — (New york medical journal) (Medical record اور (medical journal) (and Medical news) میں مل سکتی ہیں۔ ان مضامین کا ترجمہ میں عنقریب شائع کروں گا۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو (Tissues) بیضے کے اندر جکڑے ہوئے ہوتے ہیں انہیں آزاد کر دیا جاتا ہے اور اس سے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ خود میری معائنے میں ... آپریشن کی بدولت ... بڑی ...

پیدائش ہوتی ہے بلکہ نئے (Tissues) بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کی کمزوری، ضعف بصر، ثقل سماعت، رعشہ وغیرہ عوارض کو دور کرنے اور جسم میں چستی، قوت اور مستعدی پیدا کرنے میں یہ ایک نہایت کامیاب اپریشن ثابت ہوا ہے جس کے نتائج ۸۰ برس کی عمر کے بوڑھوں پر بھی مشاہدہ کئے گئے ہیں۔

پروفیسر [illegible] نے ایک اپریشن بھی ایجاد کیا ہے جو آنول نال (Placenta) کے جوہر سے [illegible] خاص طور پر ان عورتوں کے [illegible] ہوں [illegible] کے [illegible] بعد بھی [illegible]

دوائیں اور پچکاریاں

ان کے علاوہ آسٹریا میں ایک مشہور طبی کارخانہ بھی ہے جہاں شباب کو تازہ کرنے اور بڑھاپے کو جوانی سے بدلنے کی مجرب دوائیں اور پچکاریاں تیار کی جاتی ہیں اور ڈاکٹر شوارز (Schwarz) نے بھی کامیاب

آسٹریا میں صرف یہی ایک کارخانہ ہے جس کی دوائیں معتبر ہیں اور ہیں

ہارمون (Hermone) اپنی اصلی حالت میں ملتا ہے۔ اسی بنا پر ہم

نے اس کی خاص خاص دوائیں خریدیں۔ ان کو مریضوں پر استعمال

کیا اور مفید پایا۔ یہ دوائیں زیادہ مدت تک رکھ چھوڑنے سے خراب

ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ان کو تازہ منگاتے رہنے کا انتظام کر لیا ہے۔

لیکن [illegible] (Herlin) [illegible]

[illegible] دوا اور [illegible] سے علاج کیا جاتا ہے

صرف [illegible] (Peter Schmidt) اور [illegible] مشکل

[illegible]

(Zikel) ایکس رے کے ذریعہ علاج کرتے تھے۔ سو ان میں سے ڈاکٹر

نے میری ملاقات کے دوسرے دن خودکشی کر لی۔ میں جب ان سے

ملا تو ان کے چہرے اور ان کی باتوں سے انتہائی وحشت ظاہر ہوتی

تھی اور باتیں بھی اکھڑی اکھڑی کر رہے تھے۔ میں نے گمان کیا کہ

شاید کمال ان کے غضب سے یہ بات پیدا ہو گئی ہو۔ دوسری ملاقات کا

وقت طے کر کے چلا آیا۔ لیکن دوسرے روز کے اخبار میں یہ اطلاع

درج تھی کہ " جو صاحب لوگوں کی زندگیاں پڑھتے تھے انھوں نے

اپنی زندگی گنوا لی " پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اسی رات کو ڈاکٹر پیٹر اشمٹ

نے اپنی مالی پریشانیوں کے سبب خودکشی کر لی۔ اس طرح قدرت نے

مجھے اس ڈاکٹر سے استفادہ کرنے کا موقع نہیں دیا۔ تاہم اعادۂ شباب

پر اس کی متعدد کتابیں جرمن اور انگریزی زبانوں میں موجود ہیں اور اہم

صرف انہی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

برلین میں (ڈاکٹر [illegible] (Dr. C. [illegible]) نے

مجھے متعدد ڈاکٹروں سے ملایا جو اس فن سے لگاؤ رکھتے ہیں

جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) [illegible] (Dr. [illegible])

ایک بہت بڑے کارخانہ دوا سازی کا مالک ہے۔ اعادۂ شباب

کے لئے پچکاریوں کے تجربے کر رہا ہے۔ ایک دوا (Progynon)

کامیاب ثابت ہو چکی ہے جو دو سے عورتوں کے لئے نہایت

مفید ہے۔ اور یہ دوا میں ساتھ لایا ہوں۔ اس نے دماغ کے غدود

کی پچکاری بھی بنائی ہے۔ مجھے خود تجربہ کرنا۔

جس کو توجہ کے ساتھ سنا گیا۔

(۹) (Franz Keinig Schorger) سٹ اور انگلش
بنانے کی مشینوں کا ماہر ہے۔ ان آلات کی کچھ ترکیبیں مجھے بھی بتائیں
جواب میرے ایک انجینیر دوست حیدرآباد میں تیار کرنے کی فکر میں ہیں۔

ہیمبرگ

یہاں G. A. Schnnemann-HOFER اور
[illegible] (Dr. C. Gropengiesser) کے آلات [illegible] یہ دونوں [illegible]
اوزار بنانے کے ماہر [illegible] قابل ہے
[illegible]

ہیمبرگ میں کارل ہیگنباخ (Carl Hagenbach) کا
جانوروں کا باغ دنیا میں سب سے بڑا ہے (Papion) یعنی وہ خاص قسم کا
بندر جس کے متعلق میں نے فارونوف کے ذکر میں لکھا ہے کہ اس کے غدود
کی تقسیم انسان کے لئے بہت مفید ہوگی اسی کے ہاں سے حاصل ہو سکتا ہے
یہ خاص طور پر افریقہ سے منگاتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کے بندروں کی قیمت

میں یہ دوا میں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ ایک شیشی دوا (Titus perle)
بھی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔

(۴) ڈاکٹر شپیرو (Dr Schapiro) مجھ سے بہت محبت سے
ساتھ پیش آئے۔ اپنے ہاں ہفتہ وار لیکچروں میں بلا فیس شریک
ہونے کی اجازت دی جن میں صرف ڈاکٹر شریک ہوا کرتے ہیں۔ انہیں
جنسی مریض مختلف عشیقوں کے نامرد دکھائے اور ہر ایک کی نامردی کے
اسباب اور طریق تشخیص [illegible] بتائے۔ انہوں نے متعدد
نسخے بھی مر[illegible] سے [illegible] مجھ کو بتا دیے
[illegible] کی [illegible] ان [illegible] بیماری [illegible]۔

(۵) ڈاکٹر زیکل (Dr Zikel) انہوں نے اپنے ہاں کی لیکچر
دعوتوں میں مجھے شریک کیا۔ خرگوش سے ہارمون (Hermon)
کی ترکیب میرے سامنے خرگوش پر اپریشن کر کے دکھائی۔ انسان پر
اپریشن دکھانے کے دو ہزار مارک لیتا ہے۔ بڑا متمول شخص ہے۔
بہت بڑا کارخانہ ہے۔ اس کے ہاں ایک دعوت میں میں نے بھی
انڈو [illegible] پر اپنے مجرب [illegible] دوا اور ان کے تجربات پر لیکچر دیا تھا۔

کے آلات اور کوواپرس کی سحر گاہی شعاعوں کے لیمپ (Hanovia
Solax lamps) بھی ساتھ لایا ہوں اور ان کے طریق علاج کو
سیکھا ہے۔ یہ علاج اکثر امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ خصوصاً
ذیل کے امراض کے لئے :-

بچوں کے امراض مثلاً دبلا اور خناق زیرہ وغیرہ

جلد کے امراض مثلاً داد خارش وغیرہ

دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض مثلاً پائیوریا وغیرہ

[illegible] کے امراض [illegible]

تناسلی امراض مثلاً [illegible] وغیرہ

[illegible] کے امراض

امراض چشم

کان اور حلق کے امراض

عام جراحی امراض مثلاً ناسور، گنٹھیا، عرق النساء، ہڈیوں کے زخم وغیرہ

امراض سینہ مثلاً دق، سل وغیرہ

اعصابی امراض مثلاً تشنج اور لرزہ وغیرہ